

# احیائے علوم اسلامیہ اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی

(احسان اللہ فہر فلاحی، شعبۂ دینیات دستی، عالی گڑھ مسلم لیبریوریٹی)

مغل بندوستان میں اکبری الحاد کے استیصال کے لئے حضرت مجدد الف ثانیؒ نے جو باہر ان اقدامات کے تھے وہ ہندوستان کی تاریخ احیائے اسلام کا ایک روشن باب ہے۔ آپ نے اکبر کے دین الہی کا مقابلہ کرتے ہوئے اس کے دربار کے ساتھ غافلگو شریعت کا گردیدہ بتایا باہداثہ کے ساتھ کلمہ حق کا فریضہ ادا کیا اور عوام میں غیر شرمی بدعاۃ و خرافات سے نفرت پیدا کی۔ لیکن تاریخ اسلام کے محققین یہ بھول جاتے ہیں کہ ستر ہوئی صدی میں مسلمانوں کی مذہبی، علمی اور سیاسی اصلاح و تربیت میں شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ کا حصہ بھی کچھ کم نہیں ہے۔ آپ نے مسلمانان ہند کے بکھرے ہوئے شیراز سے کو درس حدیث کے ذریعہ منظم کیا۔ ان میں دینی اور مذہبی احیاء کی لہر دوڑائی۔ شریعت سے محبت اور بمعت سے نفرت پیدا کی اور وہ خاموش مذہبی اور اصلاحی تحریک بس پا کی جس کے نتیجے میں ہندوستانی سماج کی بنیادیں بدليس فکر و عمل کے زادے بدلے اور اسلامی معاشرہ کو صحیح اصولوں پر منظم کرنے کا جذبہ بڑھا۔

شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ (۱۵۵۱ء - ۱۶۴۵ء) ماہ فرم ۷۹۵ھ میں ولی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام شیخ سیف الدین تھا۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیاں عطا کی تھیں۔ وہ ایک صاحب دل بزرگ، اچھے شاعر اور پریطف اور بذلہ سخن ان تھے۔ لوگ انکی فلسفت و طائفت، معاملہ فہمی اور محبت آمیز رویہ کے معرفت کے شیخ محدث نے اپنے والد ماجد کے بارے میں خود ہی لکھا ہے کہ "شاعری، علم، مقبولیت ذوق و شوق، ظرافت، زہد، پاکیزگی، حضور قلب، اور نکتہ سنجی میں اپنے عہد میں بے مثال تھے"۔ شیخ سیف الدینؒ ایک صاحب باطن اور

نہاد اور سیدہ برگستھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے فقر و نہیں اور تو حید کا اور حصہ عطا فرمایا تھا۔ آپ تکلف و تصنیع سے بالکل بچا تھے۔ شیخ محدث کا بیان ہے کہ "وہ قسم کا ہمار فرمایا کرتے تھے کہ انہیں دنیا کی غررت اور اسباب عناء کے حاصل کرنے کا کبھی شوق پیدا نہیں ہوا۔ دل کی توجہ تنہی تو فقر و محبت کی طرف نہیں" (۲۰)، چنانچہ آپ نے اسی نہیں پر شیخ محدث کی تربیت فرمائی۔ شیخ محدث کی استاذتی تعلیم و تربیت اور خیالات کے نشوونما میں آپ کے والد ماجد کا خاص حصہ ہا ہے۔ جب آپ تین چار سال کے ہوتے تو آپ کے والد ماجد شب و روز آپ کو آفوش میں لیکر آپ کی تربیت کرنے لگے۔ اور برسوں کی ریاست نے جوڑ ہئی اور قلبی کی غیبات آپ میں پیدا کر دی تھیں۔ ان کو شیخ محدث کے اندر منتقل کرنے کے لئے بچین ہو گئے، مسئلہ وحدۃ الوجود کے اسرار و حکم سے بچے کو واقف کرنا چاہتے یہاں جب کوئی نکتہ پیچے کی سمجھ میں نہیں آتا تو تجربہ کار بآپ یہ ہمکر تسلی کریتا۔ اشارۃ التبریزی رفتہ برداہ ازوئے کار بکشاید و جمال یقین روتے نمایہ۔ یہاں ساتھ ہی یہ ہدایت بھی کرتا۔ "لیکن پایہ کو دایم در میں خیال باشندو ہر مقدار کہ دست دہ سعی کنیہ" (۳) شیخ سیف الدین کے تعلیمی تصریفات بہت بلند تھے۔ تعلیم کا مقصد آپ کے نزدیک صرف ذہن کی چلا نہ کھی بلکہ اس سے دل اور دعائی شیفتگی بھی پیش نظر تھی۔ اسی وجہ سے آپ نے اپنے دل کی ڈھر کنوں کو اپنے بیٹے کے سینے میں منتقل کرنے کی پوری کوشش کی۔ شیخ محدث اپنے زمانہ طفیل میں باپا کی تربیت کے سلسلے میں تکمیل ایں! زمانہ طفیل میں والد ماجد نے مجھے حضرات صوفیہ کے اقوال بتائے اور تلاہری ہیزروں کے ساتھ ساتھ باطنی تربیت کا بھی خیال رکھا۔ میں بھی آپ کے اقوال کا دلدادہ تھا۔ جب آپ خاموش ہوتے تو میں کچھ دیر کے لئے اپنے آپ کو بھول جاتا اور واقعان اسرار کی طرح ان حقائق کو دوبارہ بیان کرنے کے استعداد کرتا ان میں سے بعض باتیں اپنی خصوصیات کے ساتھ بھی تکمیل یہاں میں ایام بہت غیر معمولی ہے۔ اس سے پڑھکر عجیب بات یہ ہے کہ فقیر کو اپنے دودھ چھیننے کا زمانہ جبکہ عمر دیا ڈھلن سال کی ہو گی ایسا یاد ہے جیسے کہ کل کی بات، اسی زمانہ میں جبکہ والد کی تربیت و عنایت کا فیض چاری تھا میں تحصیل علم کر چکا تھا اور ان کی خدمت میں علیٰ سخت و تکرار میں معروف رہتا تھا میں شغل میں راتیں لگنے لگتی تھیں۔ والد ماجد فقیر کو خصوصاً تلقین علم توحید اور تحقیق مسئلہ:

حدیث الوجود میں شرف مکالمت عطا کرتے اور خوش ہوتے تھے؟ (۲۱) ابتدائی تعلیم شیخ سیف الدین<sup>۱</sup> نے فرمایا گیا۔ سب سے پہلے قرآن پاک حفظ کرایا۔ تین بیانے کے تبلیغ مدت میں آپ نے قرآن حفظ کرایا۔ پھر والد ما جد نے لکھنے کی طرف شیخ کی تھی جو مبذول کرائی اور ایک بیانے کی تبلیغ مدت میں لکھنا سکھا رہا پھر گستاخ بوسٹاں اور دیوان حافظہ پڑھایا۔ یہ زمان الفرق، مصباح و کافیہ کی تبلیغ دی۔ بادہ تیرہ سال کی عمر میں شرح شیعہ اور شرح عقائد پڑھا دی۔ پسندیدہ سول سال کی عمر میں مختصر و مطول سے فارغ ہو گئے۔ اسحارہ برس کی عمر میں علوم نعمی و عقلی کے تمام گوشوں کی سیر کر لی۔ اس عمر کی پدری روئاد کو بیان کرتے ہوئے شیخ محمد رقطانہ میں: "والد ما جد مجھ سے یہ بھی فرماتے تھے کہ ہر ایک علم میں سے مختصر پڑھ لو گے تو تم کو کافی ہو گا۔ اشارہ اللہ برکت اور سعادت کے دروازے تم پر کھل جائیں گے اور تمہیں سارے علوم بے تکلف حاصل ہو جائیں گے ان کے ارشاد پاک نے یہ اثر کیا کہ تحصیل علم میں مجدد ایسی سرعت ہوتی کہ حکومت زمان اور مکان کہتے ہیں۔ ہر علم حاصل ہو گیا۔ یعنی مختصرات خوشیں کافیہ واب و ارشاد وغیرہ شاید ایک ایک جزو بلکہ زیادہ یا درکرتا تھا اور اتمام تحصیل علم کے لئے اس قدر بے چینی تھی کہ اگر کوئی جزو ان مختصرات کا صحیح اور مختشی مل جاتا تھا تو اس کو خود مطالعہ کر لیتا تھا۔ حاجت استاد سے پڑھنے یا دریافت کرنے کی نہ ہوتی۔ اگر بحث اس ان ہوتی یا مفہون سے پہلے سے واقفیت ہوتی تو میرا فکر اس کو قبول نہیں کرتا۔ خدا جانے میں ان دنوں کیا سمجھتا تھا اور کیا دریکھتا تھا لیکن ہر کتاب کے متن اور حاشیہ اور ان کے الفاظ سے پورا فائدہ حاصل کرتا اور جو کتاب میرے ہاتھ آتی یا جزو کسی کتاب کا ملتا خواہ میرے پڑھے ہوتے یا نہ ہوتے اس کو اول سے آخر تک دیکھتا اپنے اور پر واجب کر لیتا تھا اور میں اس امر کا مقید نہ تھا کہ شروع یا غاتہ کتاب ملے تو دیکھوں۔ میری نظر تحصیل علم پر تھی خواہ کسی طرح پر ہو" (۲۵) آپ نے ان علوم سے فرازنت کے بعد دہلی کے ایک مدرسہ میں داخلہ لے لیا جو تقریباً آپ کے گھر سے دو میل کے ناسٹے پر تھا۔ آپ صحیح سویرے ہی مدرسہ کے لئے پہلی روانہ ہو جاتے اور دوپہر کے وقت کھانا کھانے کی غرض سے تھوڑی دیر کے لئے گھر آیا کرتے۔ بقیہ اوقات کتابوں کے مطالعہ پر صرف کرتے۔ والد مقتوم بار بار کہتے کہ تھوڑی دیر محدث کے لڑکوں کے ساتھ تکمیل لو۔ اور وقت پر سو جایا کرو تو شیخ محمدث والد ما جد کو خوب

محمد دل کو خوش کرنا ہی تو ہے میری طبیعت اس سے خوش ہوتی ہے کہ کچھ پڑھوں  
 گلو، زبان کامل و سنتگاہ اور علم کلام و منطق پر پورا عبور حاصل کرنے کے بعد شیخ محمد  
 نے کچھ اور علم و فضایا سے بھی علم حاصل کیا لیکن شیخ نے ان بزرگوں کا نام نہیں بتایا ہے۔ تحسیل  
 علم سے فراغت کے بعد شیخ محمد نے درس و تدریس کا شغل اختیار کیا۔ کچھ دنوں تک یہ مشتملہ  
 باری رکھنے کے بعد عجائز چلے گئے۔ وہاں پر ۱۹۶۷ء میں تک آپ نے مکہ مظفری کے مدینہ میں سے صحیح بخاری  
 و صحیح مسلم کا درس بیا۔ پھر شیخ عبد الوہاب متفقیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے شیخ محمد کو  
 علم کی تکمیل کرائی اور احсан و سلوک کی راہوں سے آشنا کیا اور آپ کی علمی صلاحیتوں کا صحیح رنگ  
 متعین کیا۔ شیخ محمد شدنشے شیخ متفقیؒ سے مشکوٰۃ پڑھی۔ رمضان کے آخری درس دنوں میں آپ کے  
 ساتھ مشتکفار ہے۔ مناسک حج انجیں کے ساتھ ادا کئے۔ عرفات و مزدلفہ میں ان کی صحبت سے  
 فوائد حاصل کئے۔ پھر درس میں مشغول ہو گئے ستم برہیع الثانی ۱۹۹۶ء میں کو شیخ متفقیؒ کی اجازت  
 سے مدینہ منورہ آگئے اور آخر رجب ۱۹۹۷ء تک یہیں مقیم رہے۔ اور پھر مکہ مظفری اکرم مشکوٰۃ کا  
 درس پورا کیا۔ شیخ متفقیؒ آپ کو اواب او ضاع ذکر، تقیلیل طعام وغیرہ کی تعلیم دی۔ اور تلقوف  
 کی کچھ کتابیں پڑھائیں تو عبدالظریفۃ فی الجمیع میں الشریعۃ والحقیقتۃ کی تعلیم آپ نے شیخ محمد کو  
 خاص طور سے دی۔ غرضیکہ عبد الوہاب متفقیؒ نے اپنے علم حدیث کا وہ بیش ہا حصہ عنایت فرمایا  
 جس کی شہرت سے مصروف ہے کے علمی حلقوں میں رہے تھے۔ شیخ عبد الحقیقی محمد خود لکھتے ہیں۔  
 مسام کتب احادیث اور سارے علوم دینیہ جماز کے علماء کرام سے حاصل کئے خصوصاً حضرت  
 شیخ عبد الوہاب متفقیؒ سے ذکر وغیرہ کی تعلیم حاصل کی اور انکی خدمت سے بہت سی نعمتیں  
 حاصل کیں اور حصول انوار و برکات اور ترقی درجات اور علوم دینی کی نشر و اشاعت یہاں تک  
 سے متسلق بہت سی بشاریں سننے کے بعد بندہ وطن والوف کو واپس ہوا۔ وہ ان علوم سے فراغت  
 کے بعد شیخ عبد الوہاب متفقیؒ نے شیخ محمد کو ہندوستان جانے کی ہدایت کی ۱۹۹۸ء میں طائف  
 مجاہد حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے مزار کی زیارت کی۔ تسلیم میں آپ ہندوستان واپس آئے  
 اور دہلی میں مندرجہ درس دار ارشاد پحمدادی بشمائل ہندوستان کا اس زمانے میں یہ پہلا مدرسہ تھا۔  
 جہاں سے شریعت و سنت کی آواز بلند ہوئی۔ آپ نے شریعت و سنت کی آواز اس وقت بلند کی

بیک اکبر کے نصیرتین مذہبی انکار سے دینِ الہی کی شکل اختیار کر لی تھی۔ ملک کا سارا ذہبی ماحول خراب ہو گیا تھا۔ شریعت و سنت سے بنت اعتمادی عامم ہو گئی تھی۔ زیر ہماریں اسلامی شاہ کی حکومت کا تغییب کی جاتی تھی۔ بادشاہ کی اس بے راہ روی نے خوام کی زندگی پر بھی اثر فراہم کیا۔ حد یہ ہے کہ مدرسے اور خانقاہیں بھی ان مسموم اثرات سے محفظہ نہ رہ سکیں ان حالات میں آپ نے شریعت و سنت کی آواز بلند کی۔ درس و تدریس کا یہ ہنگامہ شیخ محمد رشدزادہ زندگی سے آخری نمحات تک چار بیکھار ان کا درس دلی ہی میں نہیں بلکہ سارے شاہی مہدرستان میں ایک امتیازی اشان رکھتا تھا۔ سیکڑوں کی تعداد میں طلبہ استفادہ کے لئے جمع ہوتے تھے۔ شیخ محمد شاکریہ دارالعلوم اس طوفانی دور میں شریعت اسلام اور سنت نبوی کا سب سے بڑا پیشہ پناہ تھا۔ مذہبی گرامیوں کے باہر مسموم چاروں طرف سے اس دارالعلوم کے بام و در بیکرا میں لیکن شیخ محمد رشدزادے کے پائے شہادت میں فراہمی جنس پیدا نہ ہوئی اور اپنے عزم و استقلال سے وہ کارنامہ انجام دیا جو دوسرے علماء کے نزد یہ کیا ناممکن سا ہو کرہ گیا تھا۔ شیخ محمد سلیم شاہ سوری کے زمانہ میں پیدائے ہوئے آپ نے مختلف بادشاہوں کا درج دیکھا لیکن آپ نے سلاطین یا ارباب مکومات سے کافی تعلق رکھنا پسند نہیں کیا البتہ اکبر کے انتقال کے بعد آپ نے بادشاہوں سے تعلق رکھنا ضرور کیا خیال کیا۔ بعض اس خیال سے کہ وہیں کی تصحیح قسمیں ان تک پہنچائی جائے۔ آپ نے رسالہ نوریہ سلطانیہ تصنیف کیا اور اس میں فوائد وار کان سلطنت پر تفصیلی بحث کی۔ اس کے بعد آپ نے چالیس احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا جس میں رسول اللہ ﷺ نے سلاطین کو نصیرتین فرمائی تھیں اس رسالہ کا نام ترمذۃ الاحادیث المأذعنین فی نصیحة الملوك و السلاطین ”رکھا۔ ۱۱۰۴“ میں آپ جہانگیر سے ملاقات کے لئے اس کے دربار میں بھی تشریف لائے گئے۔ جہانگیر نے شیخ کی وضع توکل سے متاثر ہو کر ایک گاؤں سے ”بکروالا“ جا گیکے طور پر شیخ کے سامنے پہنچ کیا۔ شیخ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا لیکن بادشاہ کے ہم اصرار پر اسکو قبول کر دیا۔ آخری زمانہ میں شیخ کے تعلقات جہانگیر سے کشیدہ ہو گئے تھے۔ آنکہ ۱۹۲۸ء میں افتاب علم ۱۹۲۸ء میں بھکر فضائی ہند کو اپنی صنوthonی سے منور رکھنے کے بعد اکبر نے شیخ الاول شیخ ۱۹۳۰ء کو غروب ہو گیا۔ انا لله وانا اليه راجعون۔

ویتے کہ کچھنے کا مقصد دل کو خوش کرنا ہی تو ہے میری لبیعت اس سے خوش ہوتی ہے کہ کچھ پڑھوں یا لکھوں۔ عزیزی میں کامل دستگاہ اور علم کلام و منطق پر پورا عبور حاصل کرنے کے بعد شیخ محمدث نے کچھ اور علماء و فضلاء سے بھی علم حاصل کیا لیکن شیخ نے ان بزرگوں کا نام نہیں بتایا ہے، تحسین علم سے فراغت کے بعد شیخ محمدث نے درس و تدریس کا شغل اختیار کیا۔ کچھ دنوں تک یہ مشتمله باری رکھنے کے بعد مجاز ہلے گئے۔ وہاں پر ۹۹۶ھ تک آپ نے مکہ مظفری کے ندویں سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا درس لیا۔ پھر شیخ عبد الوہاب متقیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے شیخ محمدث کو علم کی تکمیل کرائی اور احسان و سلوک کی راہوں سے آشنا کیا اور آپ کی علمی صلاحیتوں کا صحیح رنگ تینیں کیا۔ شیخ محمدث نے شیخ متقیؒ سے مشکوٰۃ پڑھی۔ رمضان کے آخری درس دنوں میں آپ کے ساتھ متنکفار ہے۔ مناسک حج اخیں کے ساتھ ادا کئے۔ عرفات و مزدلفہ میں ان کی صحبت سے فوائد حاصل کئے۔ پھر درس میں مشغول ہو گئے سـمـرـبـیـعـ الـاثـانـیـ ۹۹۷ھ کو شیخ متقیؒ کی اجازت سے مدینہ منورہ آگئے اور آخر رجب ۹۹۸ھ تک یہیں مقیم رہے۔ اور پھر کہ مفظہ آرم مشکوٰۃ کا درس پورا کیا۔ شیخ متقیؒ آپ کو آداب اور ضائع ذکر، تقلیل طعام وغیرہ کی تعلیم دی۔ او تصرف کی کچھ کتا میں پڑھائیں واعد الطریقة فی الجمیع میں الشریعۃ والحقیقتہ کی تعلیم آپ نے شیخ محمدث کو خاص طور سے دی۔ غریبکہ عبد الوہاب متقیؒ نے اپنے علم حدیث کا وہ بیش بہا حصہ عنایت فرمایا جس کی شہرت سے مصروف عرب کے علمی حلقوں گونج رہے تھے۔ شیخ عبد الحشیث محمدث خود لکھتے ہیں۔

نـاـمـ کـتـبـ اـحـادـیـتـ اـوـ سـارـےـ عـلـوـمـ بـیـنـہـ جـاـزـ کـےـ عـلـمـاءـ کـرامـ سـےـ حـاـصـلـ کـئـےـ خـصـوـصـ حـضـرـتـ

شیخ عبد الوہاب متقیؒ سے ذکر وغیرہ کی تعلیم حاصل کی اور انکی خدمت سے بہت سی نعمتیں حاصل کیں اور حصول انوار و برکات اور سرگی درجات اور علوم دینی کی نشر و اشاعت یا تحریمت سے متعلق بہت سی بشاریں سننے کے بعد بندہ وطن والوف کو داپس ہوا۔ (۱) ان علوم سے فراغت کے بعد شیخ عبد الوہاب متقیؒ نے شیخ محمدث کو ہندوستان جانے کی ہدایت کی۔ ۹۹۹ھ میں طائف حاکم حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے مزار کی زیارت کی۔ (۲) جو میں آپ ہندوستان والپس آئے اور دہلی میں مندرجہ درس دار ارشاد بچھادی بشمائلی ہندوستان کا اس زمانے میں یہ پہلا مدرسہ تھا جہاں سے شریعت و سنت کی آواز بلند ہوئی۔ آپ نے شریعت و سنت کی آواز اس وقت بلند

جیکے اگر کسے غیر متعین مذہبی انکار نے دین الہی کی شکل اختیار کر لی تھی۔ ملک کا سارا مذہبی ماحول خراب ہو گیا تھا۔ شریعت و سنت سب اتنا فی عالم ہو گئی تھی۔ دربار میں اسلامی شعائر کی کلم کھلا تفعیل کی جاتی تھی۔ بادشاہ کی اس بے راہ روی نے عوام کی زندگی پر بھی اثر ڈالا۔ حد یہ ہے کہ مدرسے اور خانقاہیں بھی ان سوم اثرات سے محفوظاً نہ رہ سکیں ان حالات میں آپنے شریعت و سنت کی آواز بلند کی۔ دیس و تدریس کا یہ ہنگامہ شیخ محمد بن حنفہ زندگی کے آخری لمحات تک چاری رکھار، ان کا مدرس دہلی، ہی میں نہیں بلکہ سارے شمالی ہندوستان میں ایک امتیازی اشان رکھتا تھا۔ سیکھوں کی تعداد میں طلبہ استفادہ کے لئے جمع ہوتے تھے۔ شیخ محمد شاہ دارالعلوم اس طوفانی دور میں شریعت اسلام اور سنت نبوی کا سب سے بڑا پیشہ تھا۔ مذہبی گرامیوں کے باہر سوم چاروں طرف سے اس دارالعلوم کے بام و در سے نکرا میں لیکن شیخ محمد شاہ کے پائے شہاتا میں ذرا بھی جہش پیدا نہ ہوتی اور اپنے عزم و استقلال سے وہ کارنامہ انجام دیا جو دوسرے علماء کے نزد کیسا ناممکن سا ہو کرہ گیا تھا۔ شیخ محمد شاہ سلیمانی کے زمانہ میں پیدائی ہوئے آپنے مختلف بادشاہوں کا درود دیکھا۔ یکن آپ نے سلاطین یا ارباب مکومت سے کوئی تعلق رکھنا پسند نہیں کیا البتہ اکبر شاہ کے بعد آپ نے بادشاہوں سے تعلق رکھنا ہمروں کی خیال کیا۔ مخفی اس خیال سے اکبر نے بھجوں قیلے ان تک ہوئی بھلے۔ آپ نے رسالہ (ولا یہ سلطانہ تھی) کیا۔ ایک دن سلطنتی میں اکبر نے جایس اعتماد میں کہا۔ یہ کیا۔

ا۔ سلطنتی میں کھٹکی۔ اس کے بعد آپ نے جایس اعتماد میں کہا۔

ب۔ سلطنتی میں کھٹکی۔ اس کے بعد آپ نے جایس اعتماد میں کہا۔

ج۔ سلطنتی میں کھٹکی۔ اس کے بعد آپ نے جایس اعتماد میں کہا۔

د۔ سلطنتی میں کھٹکی۔ اس کے بعد آپ نے جایس اعتماد میں کہا۔

ج۔ سلطنتی میں کھٹکی۔ اس کے بعد آپ نے جایس اعتماد میں کہا۔

د۔ سلطنتی میں کھٹکی۔ اس کے بعد آپ نے جایس اعتماد میں کہا۔

یتے کہ کچھ لئے کا مقصد دل کو خوش کرنا ہی تو ہے میری طبیعت اس سے خوش ہوتی ہے کہ کچھ پڑھوں  
لکھوں۔ عربی میں کامل و مستحکم اور علم کلام و منطق پر پورا عبور حاصل کرنے کے بعد شیخ محمدث  
کچھ اور علماء و فقہاء سے کچھ علم حاصل کیا لیکن شیخ نے ان بزرگوں کا نام نہیں بتایا ہے۔ تحریک  
الم سے فراغت کے بعد شیخ محمدث نے درس و متدریس کا شغل اختیار کیا۔ کچھ دنوں تک اسیہ مشغله  
اری رکھنے کے بعد جماز ہجہ گئے۔ وہاں پر شیخ محمدث اپنے مکہ مطہر کے نماد میں سے صحیح بخاری  
و رسم صحیح مسلم کا درس لیا۔ پھر شیخ عبد الوہاب متفقیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنے شیخ محمدث کو  
علم کی تکمیل کرائی اور حسان رسکوک کی راہ پر سے آشنا کیا اور آپ کی علمی صلاحیتوں کا صحیح رنہ  
تعین کیا۔ شیخ محمدث نے شیخ متفقیؒ سے مشکوہ پڑھی۔ رمضان کا آخری درس دلوں میں آپ کے  
سامنے منتکفرا ہے۔ مناسک جو اخیں کے ساتھ ادا کئے یعنیات و مرزاگہ میں ان کی صحبت سے  
نوائد حاصل کئے۔ پھر درس میں مشکوہ ہو گئے سہم رب ہجع الانانیؒ ۹۹۶ م ۹۹۷ م کو شیخ متفقیؒ کی اجازت  
سے مدینہ نورہ آگئے اور آخر جب ۹۹۷ م ۹۹۸ م تک یہیں مقیم رہے۔ اور پھر کہ نظر اکرم مشکوہ کا  
درس پورا کیا۔ شیخ متفقیؒ اپنے آپ کو آذاب اور ضائع ذکر، التقلیل طعام وغیرہ کی تعلیم دی۔ اور یصوف  
کی کچھ کتابیں پڑھائیں تو عبداللطیقۃ فی الجمیع میں الشریعۃ والحقیقتہ کی تعلیم اپنے شیخ محمدث کو  
خانہ نلے رہے دی۔ غرضیکہ عبد الوہاب متفقیؒ نے اپنے علم حدیث کا وہ بیش بہا حصہ عنایت فرمایا  
جس کی شہرت سے مهد و مرب کے علمی جعلے گرخ رہے تھے۔ شیخ عبد الحق نہدث خود لکھتے ہیں۔  
منہام کتب احادیث اور سارے علوم دینیہ جاڑی کے علماء کرام سے حاصل کئے خصوصاً حضرت  
شیخ عبد الوہاب متفقیؒ سے ذکر وغیرہ کی تعلیم حاصل کی اور انکی خدمت سے بہت سی نعمتیں  
حاصل کیں اور حصول انوار و برکات اور ترقی درجات اور علوم دینی کی نشر و اشتاعت میں شہامت  
سے متعلق بہت سی بشاریں سننے کے بعد بندہ وطن والوفا کو والپس ہوا۔ وہ ان علوم سے فراغت  
کے بعد شیخ عبد الوہاب متفقیؒ نے شیخ محمدث کو مہدوستان جانے کیا ہدایت کی۔ ۹۹۸ میں طائف  
باقر حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے مزار کی زیارت کی۔ نتائج میں آپ مہدوستان والپس آئے  
اور دہلی میں مستند درس دارثا بچھادی بشمائل بندوستان کا اس زمانے میں یہ پہلا مدرسہ تھا۔  
جبکہ سے شریعت و سنت کی آواز بلند ہوئی۔ آپ نے شریعت و سنت کی آواز اس وقت بلند کی